اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غلام قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل
قادیان

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ؏ ششماہی للعہ سہ ماہی عا

جماعت احمدیہ کا یہ سلسلہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۰۸ | مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۲۵ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۵ رمضان المبارک ۱۳۴۳ھ | جلد ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی طبیعت تا حال ناساز ہے احباب دعا کریں۔

دار الامان میں رمضان المبارک کا چاند ۲۷ مارچ کو ہوا۔ جناب حافظ روشن علی صاحب نے ۲۸ مارچ سے ایک پارہ روزانہ کا درس قرآن شروع کر دیا ہے۔ جناب حافظ صاحب موصوف کی ایک تقریر رمضان کے متعلق ۲۹ تاریخ مستورات میں ہوئی۔ جو انشاء اللہ آئندہ درج کی جائے گی۔

مسجد مبارک میں حافظ جمال احمد صاحب

مسجد اقصیٰ میں صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب۔ مسجد نور میں حافظ بشیر احمد صاحب اور مسجد الفضل میں حافظ میاں انحق و حافظ فیض اللہ صاحبان تراویح پڑھانے کے لئے مقرر ہوئے۔ سوائے مسجد مبارک کے دیگر مساجد میں تراویح پہلے وقت میں پڑھی جاتی ہیں۔ اور ایک پارہ سے بھی کچھ زیادہ قرآن سنایا جاتا ہے۔

مکرم خان عبد اللہ خان صاحب اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں ؎

ڈاک ولایت

(رقم زدہ جناب مفتی محمد صادق صاحب)

امریکہ مولوی محمد دین صاحب کے بخیریت امریکہ پہنچنے کی خبر آگئی ہے۔ مگر خرچ کی انہیں تنگی ہے۔ جس کی وجہ کمزوری فنڈ ہے۔ امید ہے کہ احباب کی توجہ جو ایک لاکھ کی تحریک کی طرف زور کے ساتھ ہر جگہ ہو رہی ہے۔ اس سے انشاء اللہ کمزوری دور ہو جاوے گی۔ عزیز محمد یوسف خان صاحب مولوی صاحب کی امداد کر رہے ہیں ایک ایرانی نے جو کچھ مدت سے امریکہ میں رہتا ہے مولوی صاحب کو خط لکھا ہے۔ کہ اس ملک کے زیر اثر میں عیسائیت کی طرف جھک رہا ہوں۔ مگر آپ کے مضامین نے مجھ پر اچھا اثر کیا ہے۔ مولوی صاحب اسکو سنبھالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر کوئی دوست اس نوجوان کو فارسی میں خط لکھیں۔ تو پتہ مجھ سے منگوالیں۔ ممکن ہے اُسے ہدایت ہو جائے۔ اور لکھنے والے کو ثواب۔

مسٹر رسل ایلائی ایک عیسائی لڑکا امریکہ میں ہے۔ جو میرے ساتھ خط و کتابت رکھتا ہے۔ میری تحریک پر عزیز سید عبد الکریم غنی نے رنگون سے اسے تبلیغی خط لکھا تھا۔ مسٹر ایلائی نے اس خط کا ذکر کرتے ہوئے مجھے لکھا ہے کہ مسٹر غنی مذہبی مسائل کو ایسی صفائی اور تفصیل سے لکھتے ہیں کہ مجھے خیال ہوتا ہے۔ وہ آپ کے لائق جانشین بنیں گے ؎

ہالینڈ ہدایت بی بی صاحبہ (مس بڈ) امسٹرڈم سے اپنے ۲۲ فروری کے خط میں تحریر فرماتی ہیں کہ ٹمپل سوسائٹی کے میگزین میں ان کا ایک مضمون "احمدیت" پر شائع ہو گیا ہے۔ اور اسکے بعد دیگر مضامین کے جلد شائع ہونے کی امید ہے۔

انگلینڈ برادر فرید لنڈن سے لکھتے ہیں:۔ بجائے اس کے بے گناہ شہیدوں کے متعلق پریس نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے بہت زیادہ لکھا ہے۔ جو مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید کی شہادت کے وقت لکھا گیا تھا۔ ۱۳ر فروری سے لیکر آج تک روزانہ کسی نہ کسی اخبار میں کچھ نہ کچھ نکل جاتا ہے ہندوستان کے مختلف مقامات مثلاً پشاور۔ دہلی۔ بریلی کلکتہ الٰہ آباد سے مختلف اخبارات کے نامہ نگاروں نے خبریں لکھی ہیں۔ مانچسٹر گارڈین یہاں کا ایک بہت بڑا اخبار ہے اس کے ایڈیٹر سے میری ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوئی۔ جس کا کثیر حصہ اس نے اخبار میں چھاپا ہے۔

جنوری کے تیسرے ہفتہ میں میرا ایک لیکچر "حصول اطمینان قلب" پر شہر ہیرو میں ہؤا تھا۔ حاضرین کی تعداد میرے اندازہ میں سو سے زیادہ تھی۔ لیکچر نہایت توجہ سے سُنا گیا۔

۷ر فروری کو میرا ایک لیکچر جزیرہ وائٹ کے شہر نیوپورٹ میں "اسلام اور بانی اسلام" پر ہؤا۔ حاضرین کی تعداد پچاس کے قریب تھی۔ لیکن لیکچر بہت کامیاب رہا۔ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہونے کی وجہ سے وہاں کے معزز لوگ لیکچر میں شامل ہوئے۔ لیکچر میں نے لکھا ہؤا تھا۔ جو گھڑی سامنے رکھ کر ٹھیک ۵۷ منٹ میں میں نے ختم کیا۔ اتنے لمبے وقت تک حاضرین کا خاموشی سے لیکچر کو سنتے رہنا خود اس بات کی کافی ضمانت تھی کہ وہ لیکچر میں نہایت دلچسپی لے رہے تھے۔ لیکچر کے خاتمہ پر سوالات بھی ہوئے۔ وہاں کے جیل کے ایک افسر نے کہا۔ آج ہمیں معلوم ہؤا ہے۔ کہ اسلام کیا ہے۔ ہم کئی سالوں سے گرجوں میں جاتے ہیں۔ لیکن جتنا فائدہ ہمیں آج کے لیکچر سے ہؤا۔ اتنا فائدہ کئی سال گرجا جانے سے نہیں ہؤا۔ ایک اور شخص نے کہا۔ اگر آج کے لیکچر پر عمل کرنا شروع کردیں۔ تو ہماری زندگیاں بہت مفید اور بہترین بن سکتی ہیں۔ ایک اور نے کہا کہ حیوانات کے متعلق جو اسلام تعلیم دیتا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے مسلمانوں کو سوسائٹیاں بنانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ جن کا مدعا حیوانوں پر رحم کرنا ہو۔ ایک عورت جو کہ مذہبی واقفیت رکھتی تھی اور لیکچر کے بعد مجھ سے سوالات بھی کئے۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد میرے پاس آئی اور کہا کہ لوگوں کو اپنا مذہب چھوڑنے کی عادت نہیں۔ ورنہ آج کا لیکچر سُنکر سب کو مسلمان ہو جانا چاہیئے تھا اور بھی بہت سے تعریفی کلمات کہے۔ پریزیڈنٹ نے مجھے بعد میں بتایا کہ آج لوگ بہت ہی خوش گئے ہیں۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لیکچر نہایت کامیاب ہؤا ؎

وی پی آتے ہیں!

احباب کرام کو اطلاع ہو کہ ۱۷ر اپریل کا پرچہ ان صاحبان کے نام وی پی ہوگا جنکی قیمت ۱۵ر مارچ سے ۱۵ر اپریل تک ختم ہوتی ہے ✚ جو اصحاب وی پی واپس کرینگے تا وصولی قیمت ان کا پرچہ امانت میں رہیگا ✚ اگر کوئی صاحب بوجہ دیگر اخراجات سلسلہ نہ دے سکتے ہوں تو وہ فی الحال ششماہی یا سہ ماہی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ پاکپٹن کا جلسہ

۱۱ر مارچ کو جلسہ کا اعلان کیا گیا۔ اور خاکسار کی طرف سے دعوتی مطبوعہ خطوط ہر ایک محکمہ کے افسر اور اہلکاروں کے نام اور رؤسا شہر کے نام اور علماء اور ملّاں صاحبان کے نام اور ہر ایک سرکردہ شخص کے نام ارسال کئے گئے۔ اور یہی خط مقامی امریکن پادری صاحب کے نام بھی ارسال کیا گیا۔

ہر ایک اجلاس سے پہلے مضمون تقریر کا اعلان بذریعہ منادی کرا دیا جاتا تھا۔ ہر ایک تقریر کے بعد سوالات کرنے کی اجازت کا بھی اعلان کیا گیا۔ ملّاؤں نے جلسہ احمدیہ کو ناکام بنانے کی ہر طرح کوشش کی۔ لیکن پھر بھی جناب حافظ روشن علی صاحب کی تقریر "اسلام کی خوبیوں" کے مضمون پر حاضرین کی تعداد دو صد سے تین صد کے درمیان ہوگئی مقامی افسران اور وکلاء صاحبان اور اہلکاران اور دیگر معزز شہری جو کہ ہر ایک مذہب و ملت سے تعلق رکھنے والے اصحاب تھے۔ جلسہ میں شریک ہوئے۔ اور جناب حافظ صاحب کی لطیف اور پر معنی تقریر کا لطف اُٹھایا اور نہایت اعلیٰ اثر لے کر گئے۔ پھر رات کو جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کی تقریر "حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور یسوع مسیح کی زندگیوں کے مقابلہ" کے مضمون پر ہوئی۔ جناب شمس کی تقریر نہایت کامیاب اور مؤثر تقریر تھی۔ اور مورخہ ۱۳ر مارچ بوقت صبح جناب حافظ صاحب کی تقریر "وفات مسیح" پر ہوئی۔ پھر خاکسار کے مکان پر نماز جمعہ ادا کی گئی۔ اور شام کو جناب حافظ صاحب کی تقریر "صداقت مسیح موعود" پر ہوئی۔ اور رات کو پھر جناب شمس صاحب کی تقریر "قرآن کریم کامل الہامی کتاب ہے" پر ہوئی۔ ان ہر دو اجلاس میں حاضرین کی تعداد خاصی رہی۔ اور تقریریں نہایت مؤثر پیرایہ میں ہوئیں۔ دوران جلسہ میں ہی دو ہندو صاحبان نے جناب حافظ صاحب کی خدمت میں چند سوالات پیش کئے جن کے جواب دیئے گئے۔ ایک غیر احمدی حافظ مسمی کندا نے بھی چند ایک سوالات بعض تقریروں کے بعد کئے۔ اور جوابات پائے۔ ان حافظ صاحب نے عین جلسہ میں بیان کیا کہ آپ لوگوں کو کیا معلوم ہے۔ کہ اس جلسہ میں شامل ہونیوالوں پر کیا فتویٰ لگایا جاتا ہے۔ اور میں کس طرح یہاں آیا ہوں۔ پھر صبح مورخہ ۱۴ر مارچ کو حافظ صاحب کا لیکچر مستورات میں کرایا گیا۔ جو چوہدری جان محمد صاحب احمدی ضلعدار کے گھر میں ہؤا۔ غیر احمدی عورتیں بھی اس میں شامل تھیں۔ علماء کے چلے جانے کے بعد ملّاؤں کو بحث کی سوجھی۔ مگر پھر "مصلحتاً" رک گئے۔ الحمد للہ کہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہؤا۔

غلام احمد خان وکیل۔ امیر جماعت احمدیہ۔ پاکپٹن

اعلانات نظارت اعلیٰ

مولوی عبد القدیر صاحب بی اے کو افسر ڈاک مقرر کیا گیا ہے۔ اور اس سال مجلس مشاورۃ کے سکرٹری بھی وہی ہونگے۔

(۲) مرزا محمد شریف صاحب جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ ملتان مقرر ہوئے ہیں۔ آئندہ ملتان کی جماعت کے ساتھ کسی نے خط و کتابت کرنی ہو۔ تو مذکورہ بالا پتہ پر کی جاوے۔

نصر اللہ خان۔ ناظر اعلیٰ قادیان

مجلس مشاورت کے متعلق اعلان

پچھلے سال کی مجلس مشاورت میں فیصلہ ہؤا تھا کہ اس سال جو نمائندے مشاورۃ میں شامل ہوئے۔ وہی آئندہ مجلس مشاورت کے وقت تک نمائندے سمجھے جائینگے۔ البتہ جو جماعت اپنا نمائندہ تبدیل کرنا چاہے۔ وہ ایسا کر سکتی ہے۔

لہذا جو جماعتیں اپنا نمائندہ تبدیل کرانا چاہتی ہوں۔ وہ تبدیل کرکے جلد اطلاع دیں۔ جن کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئیگی ان کی طرف سے وہی صاحب نمائندہ سمجھے جائینگے۔ جو ان جماعتوں کی طرف سے پچھلے سال مشاورۃ میں شامل ہوئے تھے۔ اس سال بھی نمائندوں کے حلقے وہی ہیں۔ جو پچھلے سال تھے۔ جن حلقوں سے پچھلے سال نمائندے نہیں آئے تھے۔ ان کو اس امر کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ضرور اپنا نمائندہ بھیجیں۔ جن جماعتوں کی طرف سے کوئی نمائندہ نہیں آئیگا۔ ان کے نام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں پیش کئے جائینگے۔ ایجنڈا انشاء اللہ عنقریب شائع ہوکر دوستوں کی خدمت میں پہنچیگا۔ والسلام۔ خاکسار عبد القدیر۔ سکرٹری مجلس مشاورۃ۔ قادیان

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کا قابل تعریف کام

دو تین مہینوں سے بابو روشن دین صاحب لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی تعلیمی ضروریات کیطرف خاص طور پر توجہ دالرہے تھے۔ اس کے نتیجہ میں خواتین احمدیہ سیالکوٹ نے مقامی چندہ جمع کرکے ایک مدرسہ بنات کی بنیاد ڈالی ہے۔ خواتین احمدیہ سیالکوٹ میں بعض اچھی تعلیم یافتہ ہیں انہوں نے اپنی خدمات کو اپنی خوش قسمتی سے مفت پیش کیا ہے میں امیر جماعت سیالکوٹ سید عبد السلام صاحب کو جو ہمارے قابل احترام و فخر بزرگ سید حامد شاہ صاحب مرحوم کے بھتیجے ہیں۔ اور سکرٹری صاحب موصوف کو مبارکباد کہتا ہوں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور تمام احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم کے ساتھ اس مدرسہ کو ہر پہلو سے مبارک ثابت کرے۔ یکم اپریل ۲۵ء کو مدرسہ کا افتتاح ہوگا۔ نیز ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کی جماعت ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۔ ۱۳ مارچ ۱۹۲۵ء

قانون حج اور مسلمانان ہند

بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیان فرمودہ تجویز پاس ہو گئی

(نمبر ۲)

جدہ کی حج کمیٹی نے نادار اور مفلس حاجیوں کی امداد کے اس طریق کو غیر مفید بلکہ مضر قرار دینے کے بعد جو چندہ کی صورت میں اہل ہند کی طرف سے جاری ہے۔ اور پھر ہندوستانی حاجیوں کی حالت تمام دُنیا کے حاجیوں کی حالت کے مقابلہ میں ابتر اور ذلیل بتا کر مسلمانان ہند کے جذبات غیرت و شرافت سے اپیل کرتے ہوئے جو اصلاحی تجویز پیش کی۔ وہ یہ ہے :-

"غیر ممالک میں ہندوستان کی عزت قائم رکھنے اور اس ناگوار حالت کو رفع کرنے کے لئے جس کی وجہ سے ہندوستان کے مصرف خیر پر روز افزوں بار بڑھتا جاتا ہے۔ ہم مرکزی حج کمیٹی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس بات کا مشورہ دے۔ کہ جدہ میں واپسی کے ٹکٹ اور خوراک کی قیمت جمع کر دینا لازمی قرار دیا جائے جیسا کہ دوسرے ممالک کے لوگ کرتے ہیں۔ یا بجائے اس کے ہر حاجی پر یہ لازمی کر دیا جائے۔ کہ وہ کم از کم اسی روپے بمبئی میں جمع کر دے۔ جس سے واپسی کا کرایہ اور دیگر ایسے اخراجات جن کا پہلے سے خیال نہیں تھا ادا ہو سکیں۔"

اس تجویز میں اگر "ہندوستان کی عزت قائم رکھنے" کی بجائے "اسلام کی عزت قائم رکھنے" کے نام سے اس طرف توجہ دلائی جاتی۔ تو زیادہ موزون ہوتا۔ کیونکہ اسلام نے حج انہی لوگوں کے لئے فرض قرار دیا ہے۔ جو سفر حج کے اخراجات ادا کر سکتے ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے :- وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً - کہ بیت اللہ کا حج اللہ کے لئے ان ہی لوگوں پر فرض کیا گیا ہے جو وہاں جانے اور سفر کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں۔

دوسری جگہ حج کے متعلق دیگر ہدایات دیتے ہوئے فرمایا ہے۔ وتزودوا کہ خرچ راہ ضرور لینا چاہیئے۔

پس جب اسلام نے حج کے لئے زادِ راہ کا ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ اور حج کی دوسری شرائط میں سے یہ بھی ایک اہم شرط قرار دی ہے۔ تو پھر جو لوگ بغیر کافی سفر خرچ لئے حج کو جاتے ہیں۔ اور وہاں جا کر بھیک مانگتے اور روتے چلاتے ہیں۔ وہ اسلام کے نام کو بدنام کرتے ہیں۔ اور اگر ان کے متعلق کوئی انتظام ہو سکے۔ تو یہ "ہندوستان کی عزت قائم رکھنے" کی بجائے "اسلام کی عزت قائم رکھنے" کا باعث ہو گا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ حج کمیٹی کے نزدیک یا تو اسلام کی عزت کی بجائے ہندوستان کی عزت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ اس لئے اس نے اس کا واسطہ دیا ہے۔ یا پھر اس نے ہندوستانی مسلمانوں کے دل میں اسلام کی کوئی عزت اور وقعت نہ سمجھتے ہوئے اسلام کی بجائے ہندوستان کے نام پر اپیل کیا ہے بہر حال کچھ ہو۔ اس سے یہ تو ثابت ہو گیا۔ کہ ہندوستانی حاجیوں کی حالت نہایت ہی ابتر اور افسوسناک ہے۔ اور صرف ہندوستان ہی کے حاجی ایسے ہوتے ہیں۔ جو بھیک مانگتے ہے اور بھوکوں مرتے ہوتے ہیں۔ ان کے سوا لاکھوں انسانوں میں سے کسی ملک کے حاجی اس رذالت اور ذلت میں گرفتار نہیں ہوتے

جب سالہا سال سے ہندوستانی حاجیوں کی یہی حالت چلی آئی۔ اور بالآخر اس حد تک پہنچ گئی۔ کہ جدہ کی کمیٹی کو بھی اس کی اصلاح کے لئے واپسی ٹکٹ وغیرہ کے متعلق اپیل کرنا پڑا۔ تو گذشتہ سال گورنمنٹ ہند نے حج کے متعلق قانون کا ایک مسودہ پیش کیا۔ جس پر ایک عرصہ تک غور و خوض ہوتا رہا۔ اور اب حال ہی میں وہ اسمبلی کے مسلمان ممبروں کی کثرت رائے سے پاس ہو گیا۔ وہ قانون یہ ہے۔

انڈین شپنگ ایکٹ ۱۹۲۳ء (ہندوستانی جہاز رانی کا قانون مجریہ ۱۹۲۳ء) میں قانون حاج کے سلسلہ میں دفعہ ۲۰۸ الف کا حسب ذیل اضافہ کیا گیا ہے :-

"اب سے کوئی برطانوی بندرگاہ سے کسی جہاز پر جو سب سے نیچے درجہ کا مسافر ہو گا۔ سوار نہ کیا جائیگا۔ جب تک وہ

(الف) واپسی کا ٹکٹ نہ رکھتا ہو۔ یا

(ب) شخص متعلقہ کے پاس (جسے حکومت نے مقرر کیا ہو) ایسی رقم نہ جمع کر دی جائے۔ جو واپسی ٹکٹ کے لئے کافی ہو۔ اور گورنر جنرل اس کو گزٹ میں مشرح نہ کر دیں باستثنا کہ یہ امتناع اس حاجی پر عائد نہ ہو گا جس نے بقید قسم یہ اعلان کیا ہو یا حلفیہ یہ بیان کیا ہو۔ (ایک فارم پر جو اس کام کے لئے مختص کیا جائیگا) اس شخص کے سامنے جسے مقامی گورنمنٹ نے مقرر کیا ہو۔ کہ وہ تین سال کے اندر واپسی کا ارادہ نہیں رکھتا۔"

گویا اس قانون کے رُو سے صرف جہاز کے تیسرے درجہ میں سفر کرنیوالے حاجیوں کے لئے واپسی ٹکٹ لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اور ان میں سے بھی ان کو مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔ جو مذکورہ بالا شرائط کے ماتحت ایک مقررہ فارم پر دستخط کر دیں۔

ممکن ہے عملی طور پر اس قانون میں بھی کچھ مشکلات پیش آئیں۔ اور اس میں جو مستثنیات رکھی گئی ہیں۔ ان کی وجہ سے اس خرابی کا پورا پورا انسداد نہ ہو سکے۔ جس سے مجبور ہو کر یہ قانون وضع کیا گیا ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ بہت حزم و احتیاط کے ساتھ اسے تجویز کیا گیا ہے۔ اور اس میں ہر طرح کے حالات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

اسکے علاوہ اس قانون کی ایک اور دفعہ کا یہ منشاء ہے کہ حاجیوں کے کسی جہاز کو برٹش انڈیا کے کسی بندرگاہ سے روانگی کی اجازت کا پروانہ اس وقت تک نہیں ملیگا جب تک کہ اس کا مالک یا مالک جہاز کا ایجنٹ اور دو ضامن جو برٹش انڈیا کے ساکن ہوں۔ دس ہزار روپیہ کا ایک ضمانت نامہ سکرٹری آف سٹیٹ (وزیر ہند) کے نام سے اس مضمون کا نہ لکھ دینگے کہ اگر کوئی حاجی جو سفر جہاز کو اسی جہاز میں ٹکٹ واپسی لیکر سوار ہوا ہے۔ جگہ نہ پانے کی وجہ سے جدہ پہنچنے کی برٹش کانسل کو اطلاع دینے سے ۲۵ روز کے اندر روانہ نہ ہو سکیگا۔ تو مالک جہاز یا ایجنٹ مالک جہاز پر لازم ہو گا۔ کہ وہ اسی صوبہ کی گورنمنٹ کو جہاں کا کہ وہ حاجی رہنے والا ہے ایک رقم جو ٹکٹ واپسی کی قیمت سے دو چند تک ہو سکتی ہے۔ اس حاجی کو معاوضہ دینے کی غرض سے معہ مزید ایک روپیہ یومیہ کے ان ایام کا جو پچیس روز سے زیادہ گزاریں۔ ادا کریگا۔

نیز یہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ کہ جو حجاج ایک سال کے اندر واپس نہ آئیں یا سفر حج میں ان کو سفر آخرت پیش آجائے۔ ان کی جمع کردہ رقم یا ٹکٹ واپسی کی قیمت کسی قدر رہنمائی ہونے کے بعد ان کو یا ان کے ورثار کو واپس کی جائیگی۔

قانون کی ان تمام دفعات کو دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ دفعات انہی لائنوں پر تجویز کی گئی ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۱۳ء میں پیش فرمائی تھیں۔ اور جن کا ذکر ہم گذشتہ پرچہ میں کر چکے ہیں۔ یعنی واپسی ٹکٹ کا لازمی ہونا۔ جہازران کمپنیوں سے حاجیوں کے سفر کا عمدہ باقاعدہ انتظام ہونا۔ اور اگر کوئی حاجی واپسی ٹکٹ استعمال نہ کرے یا فوت ہو جائے۔ تو اسے یا اسکے ورثار کو کرایہ واپس کرنا۔ ان سب باتوں کا اس مسودہ قانون میں کافی لحاظ رکھا گیا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ امام جماعت احمدیہ نے کئی سال قبل جس امر کی ضرورت بتلائی تھی۔ آخر گورنمنٹ ہند کو

483

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کی طرف توجہ کرنی ہی پڑتی۔ اور مسلمان ممبران اسمبلی کی کثرت نے اس مسودہ کو منظور کرانے میں اپنی پوری کوشش صرف کی۔ اس کے متعلق ہم جناب مولوی محمد یعقوب صاحب مراد آبادی ممبر یجسلیٹو اسمبلی کو خاص طور پر مبارکباد دیتے ہیں۔ جنہوں نے اس قانون کو منظور کرانے اور اس کے متعلق مفید ترمیمیں پیش کرنے میں بہت ہمت اور کوشش سے کام لیا۔ اور پھر اسمبلی کے دوسرے مسلمان ممبران جنہوں نے اس قانون کی پُرزور تائید کی۔ یعنی سر حبیب اللہ۔ مسٹر جناح بھی قابل مبارکباد ہیں۔ جن کی کوشش سے ایسا قانون منظور ہو گیا۔ جس سے ہندوستان کے حاجیوں کی شرمناک حالت میں اصلاح ہونے کی بہت کچھ اُمید کی جا سکتی ہے۔

اس موقع پر بھی مسلمانوں کا وہ ناشکر گذار اور فتنہ انگیز طبقہ جو علماء کہلاتا ہے۔ مخالفت کریگا۔ اور کر رہا ہے لیکن سمجھدار مسلمانوں کو اسکی کوئی پروا نہ ہونی چاہیئے۔ اور اس کی باتوں پر کان نہیں دھرنے چاہیئیں۔ سمجھ میں نہیں آتا جب قرآن کریم حج کے لئے سفر خرچ ہونا لازمی قرار دیتا ہے۔ اور ہندوستانی حاجی اس حکم کی پروا نہ کرنے کی وجہ سے ہر سال حجاز میں جاکر تباہ و برباد ہوتے۔ اور بھیک مانگ کر اسلام اور مسلمانوں کی بدنامی کا موجب بنتے ہیں۔ تو پھر اس مسودہ کی مخالفت کس بناء پر کی جا سکتی ہے جس میں حاجیوں کے سفر خرچ کے متعلق انتظام کیا گیا ہے۔ لیکن آج کل کے مولوی صاحبان کو چونکہ اس بات سے غرض نہیں کہ ان کی مخالفت کسی معقول بناء پر ہو۔ بلکہ انہیں فتنہ انگیزی کے لئے کوئی نہ کوئی بات چاہیئے۔ تاکہ عوام کو اپنے دام میں پھنسائے رکھیں۔ اس لئے وہ اس قانون کے خلاف بھی آواز اُٹھا رہے ہیں۔ اور اسے مذہب میں دست اندازی قرار دے رہے ہیں۔ کوئی ان عمائدین مذہب سے پُوچھے۔ اگر تمہارے نزدیک یہ مذہب میں دست اندازی ہے۔ تو تم نے جہاد کا حربہ کس وقت کے لئے رکھا ہُوا ہے۔ کیوں اس سے کام نہیں لیتے۔ یا کم از کم ایسی حکومت سے ہجرت ہی نہیں کر جاتے۔ جو تمہارے نزدیک تمہارے مذہب میں دست اندازی کر رہی ہے۔ پہلے بھی تم کابل کو ہجرت کر جانے کی تجویز اسی بناء پر کی گئی تھی۔ کہ گورنمنٹ مذہب میں دست اندازی کرتی ہے۔ مگر اس پر بھی عوام سے عمل کرا کر انہیں تباہ کیا گیا۔ اب "علماء کرام" کو خود یہ راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ یا پھر ہر بات کو خواہ مخواہ مذہب میں دست اندازی قرار دیکر فتنہ انگیزی نہیں کرنی چاہیئے۔

جب ہر وہ تجویز جو مسلمانوں کی بہتری اور بھلائی کی ہوتی ہے۔ اسکی سب سے اوّل اور سب سے زیادہ مخالفت کرنے والے یہی علماء کا گروہ ہوتا ہے۔ اور ہر وہ رائے جو یہ لوگ ظاہر کرتے ہیں مسلمانوں کی تباہی اور بربادی کا باعث بنتی ہے۔ تو ہمارے نزدیک وہ وقت آگیا ہے۔ جب مسلمان لیڈروں اور خیر خواہان قوم کو جرأت اور دلیری سے کام لیکر اس بات پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ کس طرح عام مسلمانوں کو ان نفس پرستوں کی دستبرد سے بچایا جا سکتا اور ان کی اصل حقیقت عوام پر بے نقاب کی جا سکتی ہے۔

ہمیں اس بات کا بھی افسوس ہے۔ کہ بعض مسلمان اخبارات بھی اس قانون کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اگر وہ انہی علماء کے زیر اثر ایسا نہیں کر رہے۔ جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے تو انہیں ٹھنڈے دل سے اس معاملہ پر غور کرنا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ جب اسلام میں زادِ راہ کا پورا پورا انتظام کئے بغیر حج کو جانے کا حکم ہی نہیں۔ تو وہ لوگ جو اسکی خلاف ورزی کرتے اور مُصیبت میں پڑتے ہیں ان کے متعلق انتظام کرنے میں کیا بُرائی ہے۔

شہیدانِ کابل کے متعلق "آریہ ویر" کا اعتراض

ایک گذشتہ پرچہ میں ہمعصر "غالب" کے اس سوال کے جواب میں کہ جب کابل میں حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق تین احمدی شہید کئے گئے ہیں۔ تو پھر امیر کابل کی شکایت کیوں کی جاتی ہے۔ وہ تو قابل شکریہ ہے۔ ہم نے بتایا تھا۔ کہ باوجود پیشگوئی کے حکومت کابل زیر الزام ہے۔ اب ایک آریہ "اخبار ویر" (۱۸ مارچ) نے اسی اعتراض کو اس رنگ میں دُہرایا ہے کہ:-

"اگر یہ سچ ہے۔ کہ مرزا غلام احمدؐ کی پیشگوئی کے مطابق ہی تین احمدی شہید کئے گئے ہیں تو ہمارے خیال میں امیر کابل کا اتنا قصور نہیں۔ کیونکہ پیشگوئی نے تو پورا ہونا تھا"

ہم پوچھتے ہیں۔ اگر پیشگوئی کی وجہ سے امیر کابل احمدیوں کو سنگسار کر کے قصوروار نہیں بنتا۔ تو آریہ صاحبان کو بھی پنڈت لیکھرام صاحب کے قاتل کو قصوروار قرار دیکر ہر سال اس پر گالیوں کی بوچھاڑ نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ آریوں کے عقیدہ کے رُو سے پنڈت صاحب مذکور کے ساتھ جو کچھ ہُوا۔ ان کے کرموں (اعمال) کے نتیجہ میں ہُوا۔ اور آریہ صاحبان کے نزدیک ہو نہیں سکتا۔ کہ کرموں کا پھل نہ ملے اس بناء پر ہم بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر سوامی دیانند جی کا یہ ارشاد صحیح ہے۔ کہ:-

"تمام اعمال کا مناسب نتیجہ دینا ایشور کا کام ہے وہ کسی کا کوئی عمل معاف کرنا" (ستیارتھ ...)

تو ہمارے نزدیک پنڈت لیکھرام صاحب کے قاتل کا اتنا قصور نہیں۔ کیونکہ پنڈت صاحب کو ان کے اعمال کا مناسب نتیجہ ضرور ملنا تھا۔

کیا اخبار آریہ "ویر" اس کے ساتھ اتفاق کریگا۔ اگر نہیں تو کیوں؟ اگر آریوں کے اس عقیدہ کے باوجود کہ انسان کو اپنے ہر ایک عمل کا نتیجہ ملتا۔ اور جو کچھ اسے پیش آتا ہے۔ وہ اس کے اعمال ہی کا پھل ہوتا ہے۔ پنڈت لیکھرام صاحب کا قاتل قصوروار ہے۔ جس نے سوائے اس کے کچھ نہ کیا۔ کہ پنڈت صاحب کو ان کے اعمال کا نتیجہ دیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہیدان کابل کے متعلق پیشگوئی کی وجہ سے سنگسار کرنے والے بے قصور نہیں ہو سکتے۔

آریہ ویر نے مذکورہ بالا اعتراض کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ:-

"ہمارے لئے یہ سمجھنا مشکل ہے۔ کہ تین بکروں سے تین احمدی کیوں مُراد لئے گئے۔ بکروں اور احمدیوں کا کیا تعلق ہے"

ہمعصر آریہ ویر کے دل میں یہ خیال پیدا ہونا قابل تعجب نہیں۔ کیونکہ عالم مثال کی عدم واقفیت سے ایسے سوال کا پیدا ہونا ممکن ہے۔ اس کے متعلق ہم اُسے اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ علم رؤیا و کشوف و الہام عالم مثال سے تعلق رکھتے ہیں اور جس طرح ظاہری زبان کے معانی ہوتے ہیں۔ اسی طرح عالم مثال کی زبان کے بھی معانی ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسلام میں اس علم کی لغت کی بھی معتبر کتابیں موجود ہیں۔ عربی میں ایک ضخیم کتاب تعطیر الانام اور فارسی میں کامل التعبیر ہے۔ پس تاویل الاحادیث ایک خاص علم ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں کو دیا جاتا ہے۔ اور ان کی خوشہ چینی سے دوسرے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور علم تعبیر الرؤیاء میں بکرا ذبح کئے جانے سے مراد کسی انسان کی موت ہوتی ہے۔ اور جس کو ایسی رؤیا دکھلائی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ اس انسان کا تعلق ہوتا ہے۔ پس حضرت مرزا صاحب کو اپنے چند مبلغین کی موت بکروں کی صورت میں دکھلائی گئی۔ جس میں خدا تعالیٰ کو یہ بتانا بھی مقصود تھا کہ جس طرح بکرا قصاب کے ہاتھ میں بے بس ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ مرحومین بھی ظالموں کے ہاتھ میں بے بس ہونگے۔

چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ ہمارے بھائی نہایت بے کسی اور بے بسی کی حالت میں سنگسار کئے گئے۔ اور ظالموں نے ان پر ظلم و ستم کرتے ہوئے اپنے آپ کو قصاب ثابت کرنے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت مبارک میں

ساکنان محلہ دارالرحمت کی طرف سے سپاسنامہ

اور

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا جواب

دارالامان کی وسعت کا خیال اور اس کیلئے عملی کوشش

۲۷ نومبر کی شام کو ساکنان محلہ دارالرحمت نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ. حضور کے ہمراہیان سفر اور بہت سے دیگر اصحاب کی حضور کی سفر یورپ سے کامیاب واپسی کی خوشی میں دعوت کی۔ اور دعوت کے بعد حسب ذیل سپاسنامہ پیش کیا:۔

سپاس نامہ

سیدنا و امامنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہم ساکنانِ محلہ دارالرحمت حضور اقدس کی خدمت مبارک میں اور حضور کے ہمراہیان سفر کی خدمت میں مغرب کے عظیم الشان اور بے نظیر سفر سے کامیاب واپسی پر تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں:۔

حضور والا۔ جس طرح حضور کا یہ سفر اپنے اغراض اور مقاصد کے لحاظ سے بے نظیر اور بے مثل تھا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے اس میں جو کامیابی اور کامرانی عطا فرمائی ہے۔ وہ بھی بے مثل اور ہماری امیدوں سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔

حضور اقدس کے سفر یورپ پر روانہ ہوتے وقت دشمن اور حاسد ہنستے اور طرح طرح سے تمسخر کرتے تھے۔ کیونکہ ان کی نظروں میں یورپ کا بت اس قدر شان و شوکت رکھتا تھا۔ کہ اس کا کسی طاقت سے سرنگوں ہونا قطعاً ناممکن اور محال سمجھا جاتا تھا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل اور کرم سے دکھا دیا۔ کہ محمود زمان مسیح دوراں کے سرزمین یورپ میں قدم رکھتے ہی اس بت پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اور پھر ایک ایک کلمہ اور ایک ایک لفظ جو حضور کی زبان و قلم سے نکلا۔ اسپر گرز کی طرح پڑا۔ اور وہ چور چور ہو گیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ محمود غزنوی نے سومنات کے بت توڑے۔ اور یہ اس نے غیر مذہب کے لوگوں پر ناواجب سختی کی. مسلمان اس بارے میں کئی قسم کے عذرات اور وجوہات پیش کرتے ہیں۔ لیکن آج ہم علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ ہمارے محمود. نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محمود۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے محمود نے یورپ کے اس بت کو پاش پاش کر دیا۔ جو سومنات کے بتوں سے زیادہ اثر اور ان سے بہت زیادہ قوت رکھنے والا تھا۔ اور جس کے پجاری سومنات کے بتوں کے پجاریوں سے بہت زیادہ اور بہت بڑھ کر طاقت ور تھے۔ سومنات کے بت پتھر کے بت تھے۔ جن کا توڑنا آسان تھا۔ لیکن یورپ کا بت تکبر اور غرور۔ مادی ترقی اور فوقیت کا وہ بت تھا۔ جس سے آج تک کسی کو آنکھ ملانے کی بھی جرأت نہ ہوتی تھی۔ بلکہ جو جاتا اس کا پجاری بن جاتا۔ لیکن آپ نے اور صرف آپ ہی نے اسے سرنگوں کیا۔ اور اہل یورپ پر ثابت کر دیا۔ کہ روحانیت کے حصول کے لئے انہیں حضور کے آگے زانوئے ادب جھکانے کی ضرورت ہے۔ اس طرح حضور نے یورپ میں اشاعت اسلام کے لئے میدان صاف کر دیا۔ اور اب حضور کا جو بھی غلام یورپ میں جائے گا۔ یورپ کی کوئی طاقت اور کوئی شوکت اسے مرعوب نہ کر سکے گی۔

یہ حضور والا کے اس سفر مبارک کی ایک برکت ہے۔ اور اسی طرح کی اور اس قدر برکتیں ہیں۔ جن کا شمار بھی نہیں ہو سکتا۔

حضور اقدس۔ ہم خاکپائے حضور خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر کرتے ہیں۔ کہ اس نے ہمیں پھر حضور کا مبارک چہرہ دیکھنے کا شرف بخشا۔ اور اس طرح ہماری وہ کلفت اور وہ تکلیف دور ہو گئی۔ جو حضور کو الوداع کہتے وقت ہوئی تھی۔ اور جس کے تصور سے اب بھی ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں:۔

امام محترم۔ اس وقت جب کہ حضور نے ہمارے محلہ میں قدم رنجہ فرما کر اور ہمارے گھروں کو برکت دے کر ہمارے سر احسان اور شفقت کے بار گراں سے جھکا دیئے ہیں۔ حضور اور حضور کے سارے خاندان کے اس احسان کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہمیں اس پاک سرزمین میں جہاں خدا تعالےٰ کا مسیح نازل ہوا۔ اپنے گھر بنانے اور یہ محلہ آباد کرنے کا موقعہ نصیب ہوا۔ اس امر سے ہمارے دل شکر اور امتنان کے جذبات سے بھر جاتے ہیں۔ کہ جب یہ حصہ زمین جس پر آج محلہ دارالرحمت آباد ہے۔ ایک غیر شخص نے خرید لیا۔ تو حضور نے اپنے خدام کی خاطر اپنے خاندان کے زیور تک فروخت کر کے یہ زمین حاصل کی۔ اور پھر اپنے خادموں کی غربت اور افلاس کو مدنظر رکھتے ہوئے نہایت ہی معمولی قیمت پر ان کو عنایت فرما دی۔ یہ بہت ہی بڑا احسان ہے جو اس محلہ پر حضور اور حضور کے خاندان نے کیا۔ جب تک یہ محلہ آباد رہے گا۔ اور خدا کے فضل سے قیامت تک آباد رہیگا اسوقت تک یہ احسان اس محلہ میں بسنے والوں کے دلوں پر منقش رہے گا۔

سیدنا! ہمیں فخر ہے۔ کہ حضور نے ہمارے محلہ کا نام دارالرحمت رکھا۔ خدا تعالےٰ اسے حقیقی معنوں میں دارالرحمت بنائے۔ اور پھر حضور ہی کے عہد سعادت عہد میں اس کی بنیاد پڑی۔ اور اس طرح ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے میں حصہ لینے کا موقع نصیب ہوا۔ جو قادیان کی وسعت کے متعلق ہے:۔

اس ذکر میں ہم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ جنہوں نے اس محلہ کے آباد کرنے میں بہت بڑا حصہ لیا۔ اور اہل محلہ کی مشترکہ ضروریات کے لئے نہایت فراخ دلی سے زمین کے قطعات عنایت فرمائے۔

آخر میں ہم یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہم سب اہل محلہ حضور کی دعاؤں کی برکت سے آپس میں محبت اور الفت کے وہ جذبات پاتے ہیں۔ جو قریبی سے قریبی رشتہ داروں میں بھی نہیں ہو سکتے۔ اور اس کے لئے بھی ہم حضور ہی کے شکر گذار ہیں۔

خدا تعالےٰ حضور کا سایہ ہما پایہ ہم پر تا دیر رکھے اور ہمیں حضور کے سچے خادم بنائے۔

(ہم ہیں حضور کے خدام ساکنان محلہ دارالرحمت۔ قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

میں اس ایڈریس کے جواب میں جو محلہ داران ساکنان دارالرحمت کی طرف سے پڑھا گیا ہے۔ اپنی اور اپنے ہمراہیان سفر کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور جزاکم اللہ کہتے ہوئے احباب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مجھے ان محلوں کی آبادی سے بہت محبت ہے۔ کیونکہ ان علاقوں میں آبادی کے لئے زمین کی تقسیم کا سوال سب سے پہلے میرے ہی دل میں آیا تھا۔ جب

484

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے یہ ارادہ کیا۔ اس وقت بہت سے دوست جن سے میں نے اس کا ذکر کیا۔ خیال کرتے تھے۔ کہ یہ کام نہایت مشکل ہے۔ لیکن اس وقت کے حالات کے ماتحت میرے دل میں دو خیال تھے۔ ایک یہ کہ قرآن کریم کا پہلا مترجم پارہ صرف ہمارے ہی خاندان کے خرچ سے چھپے۔ جس کی آمد سے دوسرا پارہ شائع ہو۔ اور اس طرح سارا قرآن چھپ جائے۔ اس کے لئے میں نے چاہا۔ کہ اپنی زمین فروخت کرکے روپیہ بہم پہنچاؤں۔ دوسرا خیال یہ تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی وسعت قادیان کے متعلق پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک قادیان کی پرانی آبادی کی چار دیواری سے باہر نہ نکلا جائے۔ چونکہ عام لوگ نمونہ کو دیکھکر کام کیا کرتے ہیں۔ اس لئے اگر باہر مکان نہ بنائے جائیں گے۔ تو اوروں کو بھی مکان بنانے کی تحریک نہ ہوگی۔ ان دو خیالات کے ماتحت میں نے یہ کام شروع کیا تھا لیکن پہلے ہی دن مجھے معلوم ہو گیا۔ کہ اس میں کامیابی حاصل ہوگی۔ پہلی دفعہ تین ایکڑ زمین فروخت کرنے کے لئے منتخب کی گئی۔ لوگوں کا خیال تھا۔ اور میرا بھی یہی خیال تھا۔ کہ کچھ عرصہ میں یہ زمین فروخت ہوگی۔ مگر اس تین ایکڑ کے لئے دو تین دن میں ہی درخواستیں آگئیں۔ اور ابھی اور لوگ خواہش رکھتے تھے۔ اس لئے اور ٹکڑے دیئے گئے۔

لیکن باہر آبادی کا سلسلہ شروع کرنے میں ایک روک بھی تھی۔ اور وہ یہ کہ اگر باہر آبادی ہوئی۔ تو چونکہ ہم ہی یہاں کے مالک نہیں ہیں۔ بلکہ اور بھی ہیں۔ اس لئے دو نقص پیدا ہونگے۔ ایک یہ کہ ہندو جو ابھی تک باہر نہیں نکلے۔ ہمارے مکان دیکھکر باہر نکلیں گے۔ اس طرح غیروں کی آبادی بھی بڑھ جائیگی۔ اور دوسرا یہ کہ جب کہ آبادی کے قابل اکثر زمین غیروں کے پاس ہے (اس وقت ہمارے پاس آبادی کے قابل زمین صرف چھ سات ایکڑ تھی) اور لوگوں کو جب باہر آبادی کی خواہش ہوگی۔ تو وہ دوسروں سے قیمتاً زمین خریدینگے۔ جو مہنگی دینگے اور اس طرح ہماری جماعت کا نقصان ہوگا۔ کیونکہ وہ جنہیں ہماری آبادی بڑھانے سے تعلق نہیں۔ ان کی یہ خواہش ہوگی۔ کہ زیادہ سے زیادہ روپیہ وصول کریں۔ میرے ان خیالات کی تصدیق اس طرح ہو گئی۔ کہ یہی زمین جہاں یہ محلہ آباد ہے۔ مرزا اکرم بیگ صاحب سے ایک سکھ نے خریدی۔ اس لئے کہ وہ جانتا تھا۔ کہ اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ اسے بہت سمجھایا گیا۔ کہ تم سے ہمارے پرانے تعلقات چلے آتے ہیں۔ اور تم سے کوئی زمین نہیں خریدے گا۔ مگر وہ یہی کہتا تھا مجھے یقین ہے۔ کہ قادیان کی آبادی بڑھے گی۔ اور یقیناً مجھ سے یہ زمین خریدی جائیگی۔ اس بنا پر میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں نے زمین خریدی ہے بلکہ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ میں نے سونا خریدا ہے

اس وقت یہ سوال پیدا ہوا۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ اس زمین کو خرید لیا جاوے۔ چنانچہ جس طرح بھی ہوا۔ کوشش کرکے اور جیسا کہ ایڈریس میں بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ ہم نے گھر کے زیورات تک فروخت کرکے یہ زمین خرید لی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کوشش کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ دو محلے آباد ہو گئے۔ ایک طرف دارالفضل اور دوسری طرف دارالرحمت پھر بقیہ زمین کے متعلق بھی خدا نے روک دور کر دی۔ اور وہ ہمیں دلا دی۔ اب قادیان کی زمین ہمارے پاس ہے یا دیگر احمدیوں کے پاس۔ اس لئے وہ خطرہ نہیں رہا۔ جو پہلے تھا۔ کیونکہ احمدی غیروں کو زمین نہیں دینگے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں پر جو قادیان کی ترقی کے متعلق ہیں۔ یقین رکھتے ہیں۔ وہ کبھی ایسی قیمت نہیں رکھیں گے۔ جو ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے میں روک ہو۔

چونکہ اس وقت میری توجہ ایک اور معاملہ کی طرف پھری ہوئی ہے۔ جس کا مجھ پر سخت بوجھ ہے۔ اس لئے میں اس ایڈریس کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے اس کی طرف توجہ کرتا ہوں۔

مجھے یہاں آتے ہوئے معلوم ہوا ہے۔ کہ بجائے کم ہونے کے طاعون بڑھ رہی ہے۔ اور احمدی محلوں میں بھی اس کے آثار پائے جاتے ہیں۔ موت سینہ آتی ہے۔ لوگ مرتے ہیں۔ بعض دفعہ اچانک موتیں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن طاعون کی موت کے ساتھ چونکہ ایسی بات لگی ہوئی ہے۔ کہ یہ عذاب کی خبر کے طور پر آئی ہے۔ اس لئے گو بعض احمدیوں کا فوت ہو جانا حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے منافی نہیں۔ مگر چونکہ شماتتِ اعدا کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس لئے طاعون کے خیال سے ہر ایک احمدی کے دل پر بوجھ ہوتا ہے۔ اور قدرتاً گھبراہٹ ہوتی ہے۔ کہ وہ شامتِ اعمال یا کسی اور حکمت الٰہی سے دوسروں کی شماتت کا نشانہ نہ بنے۔ میں اس اجتماع سے جو اس خبر کے سننے کے بعد جلد سے جلد مجھے میسر آیا ہے۔ فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت کو تاکید کرتا ہوں۔ کہ علاوہ اس کے کہ بہت دعاؤں سے کام لیں۔ اور میں بھی دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کے مردوں عورتوں چھوٹوں۔ بڑوں سب کو بچا کر اپنے فضل کے نیچے رکھے۔ ظاہری صفائی کی طرف بھی خیال رکھیں۔ کیونکہ وبائی امراض کا غلاظت سے بہت بڑا تعلق ہے۔ خصوصاً طاعون کا۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ہر محلہ کے لوگ فوراً خواہ اسی وقت۔ خواہ صبح کو۔ اپنے اپنے محلہ کی صفائی کا انتظام کریں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ قادیان میں آئے ہوئے

تین دن گذر گئے۔ اور کسی نے خبر نہ دی۔ اگر پہلے خبر ہوتی اسی وقت اس طرف توجہ کی جاتی۔ اب جس قدر جلدی ہو سکے اس طرف توجہ کی جائے۔ تمام گھروں میں ہدایات دیدی جائیں کہ گھروں میں یا گھروں کے پاس کوڑا کرکٹ نہ پھینکا جائے۔ ایک دوائی منگوائی گئی ہے۔ جو گھروں میں تقسیم کی جائے گی۔ اس کے متعلق ڈاکٹر صاحبان جو ہدایات دیں۔ ان پر لفظاً عمل کیا جائے۔ ایسے ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کونین۔ کافور اور جدوار کی گولیاں کھلاتے تھے۔ ان کا استعمال کیا جائے۔ اپنے جسم کو زخم لگنے یا سخت تکان سے بچایا جائے۔ سردی سے حفاظت کیجائے پاؤں کے ننگے ہونے سے بہت احتیاط کی جائے۔ پاؤں کو گرم رکھا جائے۔ ایسی جگہوں یا ایسے گھروں میں جہاں کسی کو بخار وغیرہ ہو۔ چھپایا نہ جائے۔ اور ڈاکٹر جو ہدایات دیں۔ ان پر عمل کیا جائے۔ بالآخر پھر میں یہ کہتا ہوں۔ کہ دعائیں کرو۔ خدا تعالیٰ سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ یہ دعائیں اپنی جماعت کے لئے ہی نہ ہوں۔ بلکہ دوسروں کے لئے بھی ہوں۔ خدا تعالیٰ ان پر بھی رحم کرے۔

تحریک چندہ ایک لاکھ میں
بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے احمدی

ایک لاکھ چندہ خاص کی تحریک کے متعلق بہت سے خطوط جو مختلف جماعتوں اور احباب کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پہنچ رہے ہیں۔ اور جن کا ایک ایک لفظ انتہائی اخلاص اور نہایت خلوص قلب کے ساتھ لکھا گیا ہے ان کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ تا وہ دوست جنہوں نے اس تحریک کی طرف ابھی پوری توجہ نہیں کی۔ اندازہ لگا سکیں کہ ان کے دوسرے بھائی اپنے پیارے امام کے ارشاد کی تعمیل کرکے ان سے کس قدر سبقت لے گئے۔

حکیم محمد عمر صاحب موضع ۹۸/۱۰ ضلع ملتان سے لکھتے ہیں حضور کی تحریک ایک لاکھ میں تین سو روپیہ کی حقیر رقم دیدی ہے۔ حضور بیشک حکماً ہم سے چندہ وصول کیا کریں۔ چونکہ ہم حضور کی رعایا ہیں۔ لہذا بے شک حضور ہم سے اسی طرح وصول کریں۔ جس طرح بادشاہ اپنی رعایا سے کرتے ہیں۔ اور یہ تو خدا تعالیٰ کا معاملہ ہے۔ اس میں لحاظ ہی کیا ہے۔

مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ حیدرآباد دکن سے لکھتی ہیں۔ حضور کی ایک لاکھ والی تحریک الفضل کے ذریعہ ملی۔ پیارے آقا حضور کے مبارک قلب سے نکلے ہوئے الفاظ ایسے نہ تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۲۱۴۰ } میں عزیزن بیگم زوجہ میاں محمد علی قوم شیخ ساکن موضع رام گڑھ تحصیل پھلور ضلع جالندھر کی ہوں بحالت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات: انعام طلائی مبلغ ۔ جھمکیاں و ڈنڈیاں طلائی ۔ چھپیاں نقرئی ۔ مہر ۔ کل میزان ۔ المرقوم ۔ موصیہ عزیزن بیگم۔ گواہ شد: خاکسار علی محمد علی انچارج صیغہ وصیت جماعت احمدیہ فیروزپور۔ گواہ شد: محمد علی احمدی خاوند موصیہ بقلم خود۔

وصیت نمبر ۲۱۹۱ } میں شیخ احمد اللہ ولد شیخ الٰہی بخش مرحوم قوم شیخ حال ساکن صدر بازار فیروزپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا ساتواں حصہ اغراض اشاعت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جائے۔ باقی میری تمام جائداد کو بعد منہائی کسی دیگر وصیت کے جو میں کردوں۔ احکام شرعی کے مطابق میرے پسماندگان کو تقسیم کردیا جائے۔ اگر تقسیم ترکہ میں کسی قسم کا تنازعہ پیدا ہو۔ تو اسکا فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح سے کرایا جائے۔ اور اس فیصلہ کو قطعی سمجھا جائے۔ اگر میں جائداد وصیت کردہ کی قیمت کو اپنی زندگی میں ادا کرنے کی غرض سے کوئی رقوم بد وصیت ادا کردوں تو ایسی رقوم کو میرے ترکہ کے ساتویں حصہ کی طرف سے جسکی میں نے صدر انجمن کو دینے کے لئے وصیت کی ہے۔ منسوب کیا جائے۔ میری جائداد اسوقت ایک ٹکڑہ زمین قیمتی ۔ روپیہ ہے۔ جو سید ولی اللہ شاہ صاحب اور منشی فخر الدین صاحب ملتانی کی شرکت میں ایک حصہ زمین مالیتی تین ہزار روپیہ میں شامل ہے۔ دیگر پچاس پونڈ ولایت میں بوٹن برادرس بنک کے پاس جمع ہیں۔ اسکے علاوہ میرے مرنے کے بعد جسقدر بھی میری جائداد ہو۔ جو میں اسکے بعد اپنی زندگی میں پیدا کروں اسکے ساتویں حصہ کی مالک بموجب اس وصیت کے صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الراقم شیخ احمد اللہ ہیڈ کلرک دفتر چھاؤنی مجسٹریٹ نوشہرہ۔ گواہ شد: محمد اشرف خان۔ گواہ شد: محمد سیف الدین حکم۔ ۲۱/۵/۲۵

وصیت نمبر ۲۱۶۸ } میں سکینہ بیگم زوجہ مرزا عبدالحق صاحب قوم مغل ساکن قادیان ضلع گورداسپور کی ہوں بحالت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد بصورت زیور ہے۔ اور جسکی کل مقدار ہے۔ فقط۔ ۲۵/۲/۲۵ موصیہ سکینہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد: عبدالحق خاوند موصیہ۔ گواہ شد: عبدالکریم مولوی فاضل برادر موصیہ۔

وصیت نمبر ۲۲۱۴ } میں الٰہ جوائی زوجہ شیخ سوداگر قوم ارڑہ ساکن قصور حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان دو منزلہ جسکی قیمت آجکل ۹ ہزار روپیہ۔ ایک کنواں جسکے ساتھ ۱۱ گھماؤں زمین قیمتی ۲ ہزار روپیہ۔ زیور قیمتی ۔ اور ۱۰۰ روپیہ کے قریب میرے گھر کا سامان ہے۔ ۲ ہزار روپیہ نقد ہے۔ اسی میں آئیر کا روپیہ بھی شامل ہے۔ یہ کل جائداد ۲۰ ہزار دو سو روپیہ کی ہے۔ اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے ۔ نقد داخل کردیا ہے۔ اور مبلغ ۔ کا زیور کسی وقت دیتی ہوں۔ اور اتنی تصریح کردیتی ہوں۔ کہ یہ زیور میرے پاس گرو ہے۔ مگر مرزا محمد افضل بیگ میرا داماد میری وفات تک ۔ نقد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیدے تو یہ زیور اسکے حوالہ کردیا جاوے۔ ورنہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اختیار ہے کہ وہ یہ زیور فروخت کرکے اپنا حصہ وصیت پورا کریں۔ اگر اس زیور کی قیمت پوری وصول نہ ہو۔ تو باقی ماندہ رقم میری موجودہ جائداد سے وصول کیجائے۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ یا موجودہ جائداد کی قیمت بڑھ جاوے۔ تو اسکے بھی دسویں حصہ پر یہ وصیت جاری ہوگی۔ ۲۴/۲/۲۵ کاتب المعروف غلام حیدر بقلم خود۔ العبد الٰہ جوائی مذکور۔ گواہ شد: شیخ عبدالرحیم۔ گواہ شد: مرزا برکت علی۔ گواہ شد: ڈاکٹر مرزا محمد افضل بیگ۔

وصیت نمبر ۲۲۲۲ } میں عبدالقدیر ولد میاں عبداللہ سنوری قوم راعی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ البتہ میری ماہواری آمدنی للعہ ہے۔ اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ جسطرح آمدنی میں کمی بیشی ہوتی رہیگی۔ حصہ موعودہ میں بھی کمی بیشی ہوتی رہیگی اگر میری وفات پر کوئی ایسی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ میری ملکیت میں ثابت ہو جو میری اس آمدنی سے جسکا میں حصہ وصیت ادا کر رہا ہوں۔ نہ بنی ہو بلکہ کسی اور طریق سے مجھے ملی ہو۔ تو اسکے دسویں حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ المرقوم ۲۱/۲/۲۵ عبدالقدیر بی۔اے۔ کارکن نظارت تالیف و تصنیف۔ گواہ شد: محمد یحییٰ خاں کارکن دفتر ڈاک۔ حشمت اللہ طبی خادم حضرت خلیفۃ المسیح۔

وصیت نمبر ۲۲۲۱ } میں ابو المعانی سید محمد ہاشم ولد حکیم سید محمد قاسم ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) اسوقت میری کوئی جائداد نہیں۔ البتہ اسوقت ۵۰ روپیہ تنخواہ کا ملازم ہوں میں اسکے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز آئندہ کیلئے وصیت کرتا ہوں۔ کہ کمی بیشی کی حالت میں حصہ موعودہ میں بھی کمی بیشی ہوتی رہیگی۔ اور اگر میری وفات پر کوئی ایسی جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو۔ جو میری ماہوار آمدنی سے نہ بنی ہو جسکا میں حصہ ادا کرچکا ہونگا۔ بلکہ کسی طریق سے ملا ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ۲۱/۲/۲۵ ابو المعانی سید محمد ہاشم مولوی فاضل بقلم خود۔ گواہ شد: عبدالقدیر سنوری۔ گواہ شد: مطیع الرحمٰن بنگالی ثم قادیانی۔

وصیت نمبر ۲۲۲۸ } میں فیض احمد ولد محمد چوہدری فضل داد قوم جاٹ ساکن ٹھیورہ چک ۱۶۰ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی بھی جائداد نہیں۔ اسوقت ۶۵ روپیہ ماہوار تنخواہ کا ملازم ہوں۔ لہٰذا میں اپنی ماہواری آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز آئندہ کیلئے بھی یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر کوئی ایسی جائداد جو بیرونی آمدنی سے نہ بنی ہو۔ بلکہ کسی اور ذریعہ مثلاً وراثت وغیرہ سے ملی ہو۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ۲۱/۲/۲۵ فیض احمد کلرک سپرنٹنڈنٹ آفس ناضلکا۔ حال وارد قادیان۔ گواہ شد: ڈاکٹر نور احمد برادر موصی۔ گواہ شد: مطیع الرحمٰن بنگالی۔

485

وصیت نمبر ۲۲۳۳ } میں محمد افضل شاہ ولد محمد اکبر شاہ قوم سید ساکن ڈیرہ اسمٰعیل خاں حال وارد قادیان تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر کا ہوں۔ بحالت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت ایک مکان واقعہ قصبہ راہوں ضلع جالندھر میں ہے جو دو منزلہ ہے جسکی قیمت چھ سو روپیہ ہے۔ اور میری دکان وغیرہ کا سامان بھی قیمتی چھ سو روپیہ ہے۔ میں اسوقت موجودہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز آئندہ کے لئے بھی یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر میری ملکیت میں کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ یا جائداد موجودہ کی قیمت بڑھ جاوے۔ تو اسکے دسویں حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ ۲۱/۲/۲۵ الراقم محمد افضل شاہ بقلم خود۔ گواہ شد: بقلم بدرالدین۔ گواہ شد: محمد یامین تاجر کتب قادیان۔

وصیت نمبر ۲۲۳۴ } میں صدیقہ بانو بنت سید امیر حسین زوجہ مہاشہ فضل حسین ساکن قادیان ضلع گورداسپور بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت برتن ہیں قیمتی ایکصد روپیہ اور مہر پانصد روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں اس جائداد موجودہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے آئندہ کیلئے بھی یہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر اس جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو۔ تو اسکے ۱/۱۰ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۴ء صدیقہ بانو بقلم خود۔ گواہ شد: فضل حسین احمدی مہاجر خاوند موصیہ۔ گواہ شد: امیر محمد کلرک [illegible] قادیان۔

وصیت نمبر ۲۲۳۵ } میں بخت بی بی زوجہ میاں محمد قاسم ساکن [illegible] ضلع [illegible] بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے دسویں کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ (۲) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ یعنی زیور قیمتی ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۲۲۳۶ میں ریشم بی بی زوجہ مستری محمود احمد قوم ترکھان ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے یعنی مہر یکصد روپیہ ہے فقط۔ ۲/۲۵۔ العبد ریشم بی بی۔ گواہ شد مہر عبدالرحمٰن۔ گواہ شد۔ محمد عبداللہ خاوند موصیہ ؛

وصیت نمبر ۲۲۳۹ میں سعیدہ بیگم زوجہ ڈاکٹر ظفر حسن قوم ککے زئی ساکن دہرم کوٹ رندہاوہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب تفصیل ذیل ہے۔ زیور قیمتی ۱۰۸۵ روپیہ۔ مشین قیمتی ۷۵ روپیہ کل ۱۱۶۰ روپیہ اس جائداد کے دسویں حصے یعنی ۱۱۶ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے۔ اسکے سوا میری کوئی جائداد نہیں۔ مہر مبلغ ۵۰۰ تھا جو میں نے چھوڑ دیا ہوا ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں اس جائداد کے سوا کوئی اور جائداد پیدا کرلوں۔ تو اس جائداد کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ بقلم ڈاکٹر ظفر حسن سب اسسٹنٹ سرجن المرقوم یکم جنوری ۱۹۲۵ء۔ العبد۔ سعیدہ بیگم زوجہ ڈاکٹر ظفر حسن بقلم خود۔ گواہ شد ظفر حسن سب اسسٹنٹ سرجن۔ گواہ شد محمد طفیل ٹیچر مدرسہ احمدیہ بقلم خود ؛

وصیت نمبر ۲۲۴۱ جان بی بی بنت نبی بخش ساکن ٹکالو ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت موجودہ زیور قیمتی ۵۰ اور مہر ۱۰۰ ہے میں اسکے چھٹے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز آئندہ کیلئے بھی یہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو۔ تو اسکے چھٹے حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور جو رقم میں اپنی زندگی میں داخل کرجاؤں۔ وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے۔ اور رحم کرکے میری وصیت منظور کیجاوے۔ العبد جان بی بی گواہ شد:۔ سردار احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ مرزا مبارک بیگ ؛

وصیت نمبر ۲۲۴۲ میں عزیز بی بی زوجہ محمد یعقوب قوم آرائیں ساکن گوکھووال چک ۱۲۱ جھنگ برانچ ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری اسوقت صرف مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ زیور طلائی ۲ تولہ۔ زیور نقرئی ۳۰ تولہ بقایا حق مہر صرف مبلغ بیس روپیہ۔ میں اس جائداد کے آٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ کردوں۔ تو اتنی رقم وصیت سے منہا کردی جاویگی نیز میرے مرنے کے بعد اگر مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ اور کوئی جائداد ہو۔ تو اسکے آٹھویں حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۲/۲۵

بقلم محمد یعقوب۔ گواہ شد محمد یعقوب خاوند موصیہ۔ گواہ شد غلام نبی آرائیں گواہ شد۔ محمد یعقوب خاوند موصیہ ؛

وصیت نمبر ۲۲۴۵ میں محمودہ زوجہ سید محمود عالم ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) مہر مبلغ دوسو روپیہ۔ (۲) قیمت زیور نقرئی وطلائی مالیتی ۲۲۵ روپیہ۔ راقمہ محمودہ۔ گواہ شد۔ سید محمود عالم خاوند موصیہ محرر اول دفتر محاسب ؛ گواہ سید محمد اسمٰعیل کلرک بیت المال۔ ۲/۲۵ ۱۲ ؛

وصیت نمبر ۲۲۴۸ میں رسول بی بی زوجہ مفتی فضل الرحمٰن قوم قریشی ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی مال متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر ۱۵۰ روپیہ مقرر ہے۔ اور اس وقت میرا زیور ۱۵۰ روپیہ کا ہے۔ میں اس میں سے چہارم حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ روپیہ انشاء اللہ ۵ روپیہ ماہوار کے حساب سے ادا کردونگی۔ اگر ادا کرنے سے پہلے فوت ہو جاؤں۔ تو بقیہ روپیہ میری جائداد سے وصول کیا جاوے۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر کوئی مزید جائداد میری ملکیت یا قبضہ میں ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۴ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ۱۴ جنوری ۱۹۲۵ء العبد رسول بی بی بقلم خود۔ گواہ شد امیر حسین۔ گواہ شد محمد صادق گواہ شد مفتی فضل الرحمٰن بقلم خود ؛

وصیت نمبر ۲۲۵۱ میں عبدالمجید ولد میاں غلام محی الدین قوم شیخ ساکن شہر پشاور صوبہ سرحدی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ لیکن میں اسوقت محکمہ پولیس پشاور میں بعہدہ سب انسپکٹر بمشاہرہ ۹۰ روپیہ ماہوار کا ملازم ہوں۔ لہذا میں وصیت نامہ ہذا اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ماہ بماہ داخل کرتا رہونگا۔ علاوہ ازیں اگر کوئی ایسی جائداد بعد از ان میرے قبضہ میں آویگی۔ جو بطور ورثہ کے ملے۔ یا ایسی آمدن سے بنی ہو۔ جسکا دسواں حصہ میں ادا کرچکا ہوں۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حق حاصل ہے۔ کہ حسب وصیت ہذا اس جائداد کے دسویں حصہ کی مالک وقابض ہو۔ لہذا یہ وصیت نامہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھدیا۔ کہ سند رہے۔ مرقومہ بمقام قادیان مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۲۵ء العبد عبدالمجید احمدی سب انسپکٹر پولیس پشاور۔ گواہ شد کظیم الرحمٰن بقلم خود گواہ شد فضل الٰہی احمدی بقلم خود ؛

وصیت نمبر ۲۲۵۲ میں مجیدہ بیگم زوجہ چوہدری مبارک علی قوم کہچی راجپوت ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت موجودہ جائداد زیور سنہری ونقرئی ۵۰۰ اور مہر مبلغ ۵۰۰ ہے۔ اسکے دسویں حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان نیز آئندہ کے لئے بھی یہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور جو رقومات میں اپنی زندگی میں داخل کرجاؤں۔ وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویں۔ فقط ۷ جنوری ۱۹۲۵ء بقلم مفتی فضل الرحمٰن گواہ شد۔ مبارک علی۔ العبد مجیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد چوہدری خدا بخش ؛

وصیت نمبر ۲۲۵۶ میں برکت بی بی زوجہ چوہدری فضل داد قوم جٹ ساکن موضع کھیوہ چک ۲۴۲ تحصیل وضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے مبلغ دوصد روپیہ۔ زیور ومہر جاکر جائداد ہے۔ المرقوم ۲۹ جنوری ۱۹۲۵ء نشان انگوٹھا العبد برکت بی بی بقلم خود فضل داد احمدی خاوند موصیہ۔ گواہ شد نور احمد سب اسسٹنٹ سرجن ؛

وصیت نمبر ۲۲۵۸ میں محمودہ بیگم زوجہ شیخ کظیم الرحمٰن قوم شیخ صدیقی ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ اس وقت موجودہ جائداد زیور قیمتی مبلغ دوصد روپیہ ہے۔ مہر میں نے خاوند کو معاف کرچکی ہوں۔ فقط والسلام ۲/۲۵ ۹ العبد محمودہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد کظیم الرحمٰن اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہائی سکول قادیان گواہ شد محمد اسمٰعیل ٹیچر مدرسہ ہائی سکول ؛

وصیت نمبر ۲۲۶۰ میں حسن بی بی زوجہ شادی خان ساکن سیکھواں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی متروکہ جائداد کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت جائداد از قسم زیورات سنہری ونقرئی قیمتی ۹۰ روپیہ اور نقدی ۱۰ کل ۱۰۰ روپیہ کی ہے اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان میری جائداد مذکورہ کے ۱/۱۰ کی مالک ہوگی۔ علاوہ ازیں اگر میری اور کوئی جائداد بعد وفات میری ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ فقط والسلام۔ ۲/۲۵ ۱ ؛

العبدہ حسن بی بی زوجہ شادی خان۔ گواہ شد شادی خان۔ گواہ شد:۔ خیر الدین احمدی بقلم خود ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۲۲۶۱ میں خانمیرہ زوجہ محمد الیاس خان افغان قوم پٹھان ساکن قادیان ضلع گورداسپور ـ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ـ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو ـ اسکے پانچویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ـ (۲) اگر میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں ـ تو ایسی جائداد یا رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجاویگی ـ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ـ مہر ۵۰ زیور ۲۰۰ کل ۲۵۰ روپیہ غیر منقولہ اسوقت کوئی جائداد نہیں ـ اگر آئندہ کوئی منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو جائے ـ تو اسکے بھی پانچویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ـ ۱۱-۲-۲۵ ـ کاتب الحروف عبد اللہ خان افغان ـ العبد خانمیرہ ـ گواہ شد ـ محمد الیاس ـ خاوند موصیہ ـ گواہ شد ـ غلام رسول افغان ـ

وصیت نمبر ۲۲۶۲ میں قمر النساء بیگم زوجہ سید عبد الحی قوم قریشی ساکن منصوری ضلع ڈیرہ دون بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ـ میری اسوقت موجودہ جائداد از قسم زیور ـ ومہر دو ہزار پانسو روپیہ کی ہے ـ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ـ نیز آئندہ کیلئے بھی یہ وصیت کرتی ہوں ـ کہ اگر میری وفات کے بعد اسکے علاوہ کوئی اور مزید جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو ـ تو اسکے بھی دسویں حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی ـ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں ـ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی ـ العبد قمر النساء بیگم کرشل ہاؤس منصوری ـ گواہ شد سید عبد الحی احمدی ـ گواہ شد عبد الکریم احمدی سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ

وصیت نمبر ۲۲۶۵ میں سید عبد الحی ولد سید عبد المجید صاحب قوم سید ساکن منصوری ضلع ڈیرہ دون ـ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ـ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے میری اسوقت ماہوار آمدنی ۱۵۰ روپیہ ہے ـ لہٰذا میں اپنی آمدنی کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ـ نیز آئندہ کے لئے بھی یہ وصیت کرتا ہوں ـ کہ اگر میری وفات پر کوئی ایسی جائداد میری ملکیت یا قبضہ میں ثابت ہو ـ جو میری ماہواری آمدنی سے نہ بنی ہو بلکہ کسی اور طریق سے مثلاً ورثہ وغیرہ سے بنی ہو ـ تو اسکے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک وقابض ہوگی ـ اور میں اپنا حصہ آمد باقاعدہ داخل کرتا رہونگا ـ جوں جوں حصہ آمد کمی بیشی ہوتی رہیگی ـ حصہ موعودہ میں بھی کمی بیشی ہوتی رہیگی ـ فقط المرقومہ ۹ فروری ۱۹۲۵ء خاکسار سید عبد الحی احمدی بقلم خود ـ گواہ شد ـ سید عبد المجید احمدی ـ گواہ شد ـ سید فضل الرحمٰن احمدی ـ کرشل ہاؤس منصوری ؛

وصیت نمبر ۲۲۶۶ میں سید فضل الرحمٰن احمدی ولد سید عبد الوحید صاحب ساکن منصوری تحصیل وضلع ڈیرہ دون بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ـ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے ـ میری اسوقت آمدنی ماہوار مبلغ ۱۰۰ روپیہ ہے ـ لہٰذا میں اپنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ـ نیز آئندہ کیلئے بھی یہ وصیت کرتا ہوں ـ کہ اگر میری وفات پر کوئی ایسی جائداد میری ملکیت یا قبضہ میں ثابت ہو جو میری ماہوار آمدنی سے نہ بنی ہو ـ بلکہ کسی اور طریق مثلاً ورثہ وغیرہ سے بنی ہو ـ تو اسکے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک وقابض ہوگی ـ اور میں اپنا حصہ وصیت باقاعدہ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا ـ اور جوں جوں آمدنی میں کمی وبیشی ہوتی رہیگی حصہ موعودہ میں بھی کمی وبیشی ہوتی رہیگی ـ فقط ۹ فروری ۱۹۲۵ء العبد فضل الرحمٰن احمدی کرشل ہاؤس منصوری ـ گواہ شد سید عبد الحی احمدی ـ گواہ سید ـ سید عبد الوحید بقلم خود منصوری ؛

وصیت نمبر ۲۲۶۹ میں حمیدہ المعروف مائی ساکن جنا دیوی بنت دیوی چند قوم نومسلم احمدی سابق برہمن ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ـ میرے پاس یکصد روپیہ ہے ـ اسکے ہیں تیسرے حصہ (۱/۳) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں تیسرے حصہ کا زر وصیت اپنی زندگی میں مبلغ ۳۳ روپے داخل کردئے ہیں ـ اسکے علاوہ اور کوئی جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ـ المرقوم ۱۲-۲-۲۵ العبد : ـ نشان انگوٹھا حمیدہ مذکور ـ گواہ شد عبد الرحیم نومسلم بقلم خود پسر موصیہ ؛ گواہ شد چوہدری غلام حسین سفید پوش ؛

وصیت نمبر ۲۲۵۷ میں چوہدری فضلداد ولد چوہدری قطب الدین قوم جٹ ساکن کھیوہ باجوہ تحصیل وضلع لائلپور کا ہوں ـ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ـ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو ـ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں ـ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی ـ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ـ موضع سر سیدانی ضلع شیخوپورہ میں ۱/۳ گھماؤں زمین چاہی وبارانی زمین ہے جسکی قیمت کا اندازہ ۳۰۰۰ روپیہ ہے ـ (۲) موضع کھیوہ چک ۹۷ میں ۱/۲ گھماؤں زمین نہری انداز اً قیمتی پچیس ہزار روپیہ ہے ـ (۳) مکان قیمتی ۵۰۰ روپیہ ہے ـ مال مویشی قیمتی ۴۰۰ روپیہ ہے ـ مذکورہ بالا جائداد ستائیس ہزار روپیہ کی قیمتی ہے ـ اسکے علاوہ کوئی جائداد پیدا ہوگی ـ تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی المرقوم ۲۹-۱-۲۵ ؛ العبد ـ فضلداد احمدی ـ گواہ شد ـ نور احمد سب اسسٹنٹ سرجن ـ گواہ شد فضل الدین احمدی از ماناں والی دو بچے حالی وارد کھیوہ

وصیت نمبر ۲۲۴۶ میں عبد الحق ولد میاں قادر بخش صاحب قوم مغل ساکن جالندھر شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ـ اسوقت میری کوئی جائداد نہیں مگر میں ۱۵۰ روپیہ ماہوار تنخواہ کا سلسلہ عالیہ احمدیہ کا کارکن ہوں لہٰذا اسواسطے میں اپنی ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ـ جیسے جیسے آمدنی میں کمی وبیشی ہوتی رہیگی ـ حصہ موعودہ میں بھی کمی وبیشی ہوتی رہیگی ـ میری وفات پر اگر کوئی ایسی جائداد میری ملکیت یا قبضہ میں ثابت ہو ـ جو میری ماہوار آمدنی سے نہ بنی ہو ـ تو ایسی جائداد کی دسویں حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ـ فقط والسلام ۱۵-۲-۲۵ ؛ خاکسار عبد الحق بی ـ اے مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ـ گواہ شد ـ خاکسار بدر الدین احمد متعلم میڈیکل کالج لاہور ـ گواہ شد ـ عبد الرحمٰن مدرس مدرسہ احمدیہ ـ

486

وصیت نمبر ۲۱۵۱ میں عائشہ بی بی زوجہ غلام حسن قوم آرائیں ساکن اراضی یعقوب تحصیل وضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ـ (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو ـ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ـ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ـ یعنی سونا ۱۲ تولہ قیمتی ۲۰۰ روپیہ اگر آئندہ کوئی جائداد پیدا ہوگی ـ تو اسکی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان یعنی ۱/۱۰ کی ہوگی ۲۳-۲-۲۵ ؛ نشان انگوٹھا ـ عائشہ بی بی زوجہ غلام حسین ـ گواہ شد ـ غلام حسن ولد بختو آرائیں بقلم خود ـ گواہ شد شیر احمد ولد غلام علی ـ آرائیں سکنہ اراضی یعقوب بقلم خود ؛

وصیت نمبر ۲۲۱۵ میں آمنہ بیوہ نظام الدین قوم کمہار ساکن عینو باجوہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ـ میری اسوقت جائداد منقولہ وغیر منقولہ اڑھائی کنال زمین قیمتی ما ۴۵ بنتا ہے ـ زیور قیمتی ۲۰ ہے ـ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ـ اور اپنا حصہ وصیت اسیوقت نقد ادا کرتی ہوں ـ نیز آئندہ کیلئے بھی یہ وصیت کرتی ہوں ـ کہ اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو ـ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک وقابض صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ـ المرقوم ۹ مارچ ۱۹۲۵ء ـ نشان انگوٹھا آمنہ بی بی موصیہ ـ گواہ شد محمد اسمٰعیل ولد نظام پسر موصیہ ـ گواہ شد نبی بخش ولد نظام الدین پسر موصیہ ؛

وصیت نمبر ۲۲۵۳ میں رفیع الدین احمد ولد امام الدین قوم شیخ دقانونگو، ساکن ننگل تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کا ہوں ـ جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ـ (۱) میری ملکیت سوائے اسکے اور کچھ نہیں ـ جو مجھے بذریعہ ملازمت سرکار بطور تنخواہ ملتی ہے ـ میں اپنی تنخواہ کے دسویں حصہ کی وصیت

١٥ دس کی سہولت ۔۔ ۲۳ ۲۱ ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو آپ کے وفادار خادموں کے دلوں پر اثر کئے بغیر رہتے۔ خدا تعالےٰ کا ہم پر بے حد احسان ہے۔ کہ اس نے ہم کو ایسا زریں موقع عنایت فرمایا۔ پھر حضور کا بھی بہت بڑا احسان ہے۔ کہ اپنے ناچیز خادموں کے لئے ایسے متبرک مواقع بار بار مہیا فرماتے ہیں۔ اس تحریک کے مطابق میرے خاندان کے سب لوگ ایک ایک ماہ کی آمدنی ادا کرتے ہیں۔ چونکہ یہ چندہ خدا کے لئے ہے۔ اس لئے میں اس بات کا انتظار نہیں کرنا چاہتی۔ کہ کوئی وصول کرنے آئے۔ تو تب دوں۔ بلکہ یہ عاجزہ اپنا اور اپنے تمام گھر والوں کا چندہ یکجا کر کے حضور کی خدمت میں ارسال کرتی ہے۔ حضور اس کو قبول فرماویں۔ نیز کل کی ڈاک سے مبلغ ۵۶ روپے کلدار سیدہ امۃ الحی صاحبہ کی لائیبریری کے لئے روانہ کئے ہیں۔ ۲۰ میری طرف سے۔ اور ۳۰ میری ہمشیرہ کی طرف سے ہیں۔ اور ۶ روپیہ تعلیم یتامیٰ کے لئے۔

منشی اللہ دتہ صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ حافظ آباد لکھتے ہیں۔ چوہدری رحمت علی صاحب احمدی جو محکمہ نہر میں ۲۴ میل روزانہ کا سفر کر کے ڈاک رسانی کا کام کرتے ہیں۔ اور بڑی محنت سے روزی کماتے ہیں۔ انہوں نے تحریک ایک لاکھ میں فوراً اپنی پوری ماہوار آمدنی ۲۷ روپے ادا کر دی۔ اور چندہ عام میں اپنی آمدنی کے مطابق مقررشدہ چندہ سے سوایا دینے کا اقرار کیا۔ چنانچہ ان کی آمدنی کے رو سے ۱۹ روپے ۱۴ رسالانہ چندہ عام بنتا تھا۔ لیکن انہوں نے ۲۵ روپے لکھوائے۔ اور سلسلہ کی موجودہ مالی مشکلات کو دیکھتے ہوئے۔ وہ بھی پیشگی ادا کر دیئے۔

چوہدری فتح خاں صاحب نمبردار چک ۹۸ ضلع شاہ پور جو سلسلہ کے ہر کام اور تحریک میں خاص جوش سے حصہ لیتے ہیں۔ ان کے پاس جب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کی تحریک ایک لاکھ کی اطلاع پہنچی تو اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے انہوں نے پانچ صد روپے اس تحریک میں ارسال فرمائے۔ زمیندار احباب کو خاص طور پر ان کے نمونہ سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔

جماعت احمدیہ گھٹیر ضلع گجرات نے مبلغ ۹۰ روپے ہر ایک احمدی کی ماہوار آمدنی کے مطابق وصول کر کے روانہ کر دیئے۔ اور ابھی امید ہے۔ کہ زمین کی آمدنی کا حصہ فصل پر روانہ کیا جاویگا۔

چوہدری نور الدین صاحب نمبردار چک ۲ ضلع منٹگمری جو جلسہ سالانہ کے لئے کئی سال لکڑی بھی بہم پہنچاتے رہے ہیں۔ انہوں نے جماعت کو اکٹھا کر کے کہا۔ گو ہمیں اس چندہ کے دینے کا حکم فصل کے موقع پر ہے۔ لیکن ہمیں اس وقت شہروں کی جماعتوں سے پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ اس وقت بھی کچھ نہ کچھ جمع کر کے بھیج دینا ضروری ہے۔ چنانچہ انہوں نے مبلغ ۵۰ روپے اپنی طرف سے اور ۹ روپے دوسرے احباب سے اور گیارہ روپے

جماعت کا چندہ ماہواری جمع کر کے کل ستر روپے کی رقم ارسال فرمائی۔

بابو نصر اللہ صاحب سب اوورسیر انہار مردان حال ڈیرہ اسماعیل خاں کی ایک رقم مبلغ ۲۹۹ روپے بیت المال میں بطور قرض جمع تھی۔ انہوں نے لکھا۔ کہ یہ تمام کی تمام رقم (جو ان کی اصل ماہوار آمد سے قریباً تین گنا تھی) اس تحریک میں محسوب کر لی جائے۔ اس کے بعد انہوں نے لکھا۔ یہ رقم جو میں نے دی ہے۔ یہ تو پہلے ہی خزانہ میں جمع تھی۔ اس لئے دل مضطرب ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں نے کچھ نہیں دیا۔ لہذا اپنی ایک ماہ کی تنخواہ مبلغ ایک سو دس روپے اور بھیجتا ہوں۔ اور مبلغ ساٹھ روپے اپنے بھائی کمال دین صاحب کی طرف سے بھیجتا ہوں۔ گو وہ اس وقت بیکار ہیں لیکن انہوں نے یہ رقم اپنی طرف سے اس تحریک میں ادا کی ہے۔

جماعت احمدیہ سٹروعہ کی مستورات نے زیر صدارت والدہ صاحبہ چوہدری فضل احمد خاں صاحب ایک جلسہ کیا۔ اس میں چوہدری صاحب موصوف کی ہمشیرہ صاحبہ نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ اور اس کے بعد حضرت صاحب کا مضمون جو تحریک ایک لاکھ کے متعلق ہے۔ پڑھ کر سنایا۔ جس پر مبلغ ۱۰۰ روپے کچھ نقد اور کچھ وعدوں کی صورت میں وصول ہوا۔ تمام جگہ کی احمدی مستورات کو جماعت قادیان اور سٹروعہ کی مستورات کے نمونہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

جناب سید غلام حسین صاحب بھیرہ سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ آج اخبار الفضل پہنچا۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے جن دو خطوط (بھیرہ و سیالکوٹ) کا ذکر فرمایا ہے۔ ان کو پڑھ کر سخت افسوس ہوا ہے۔ بھیرہ والے احمدی کے خط کا خاص اثر عاجز پر اس لئے ہوا۔ کہ بھیرہ میرا وطن ہے۔ کاش کہ خط لکھنے والا چندہ نہ دیتا۔ مگر اس قسم کا خط خلیفہ کی خدمت میں نہ لکھتا۔

میرے آقا۔ مجھے ۲۹۲ روپے ماہوار ملتے ہیں اور میرا ارادہ آج پہلی قسط دینے کا تھا۔ لیکن ان دو اشخاص کے خطوط کا ذکر پڑھ کر برادرم محمد اشفاق صاحب سے مبلغ ۳۰۰ سو روپے قرض لے کر ناظر صاحب بیت المال کی خدمت میں بھیجدیا ہے۔ حضور یہ خیال نہ فرماویں۔ کہ بھیرہ میں اعتراض کرنے والے ہی ہیں۔ بلکہ کثرت سے ایسے لوگ ہیں۔ جو حضور پر اپنی جان تک قربان کر دینے کو فخر اور اپنی خوش نصیبی خیال کرتے ہیں۔ حضور اگر ہم سے چندہ طلب کرتے ہیں۔ تو کیا اپنی ذات کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ حضور کو خدا نے بڑا غنی دل اور غیور طبیعت دی ہے۔ یہ تو مفت میں حضور ہمیں اجر دلوا رہے ہیں۔ تقاضائے آسمانی است ایں بہر حالت شود پیدا۔

اشتہارات

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

آئندہ ایسٹر کی تعطیلات کے لئے ۴ر اپریل سے ۱۳ر اپریل تک دونوں تاریخیں شامل ہیں۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشنوں پر یہ رعایت دی جاتی ہے۔ کہ واپسی کے اوّل اور دوسرے درجے کے ٹکٹوں کا کرایہ ۱ ½ اور انٹر کا ۸ پائی فی میل کے حساب سو میل سے دور فاصلہ پر لیا جائیگا۔ ان ٹکٹوں سے ۲۰ر اپریل تک فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

ڈی ایچ بوتھ فار ایجنٹ۔ ایجنٹ آفس لاہور ۲ر مارچ ۱۹۲۵ء

ماہ رمضان میں نور مفت

جو شخص رمضان کے مہینہ میں نور کا خریدار بنے گا۔ اسے ہندو دہرم کی حقیقت ۱۲ر۔ آریہ مذہب کی حقیقت ۸ر پروفیسر رام دیو کے چھ سوالوں کا جواب ۸ر یعنی جملہ تین روپیہ کی کتابیں مفت دی جائیں گی۔ صرف ۲ر محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ بس آج ہی درخواست بھیج دیں۔ پھر یہ نادر موقع ہاتھ نہ آئے گا۔

پتہ: مینجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

شمیم ہیر آئل

تمام بھائی و بہنوں کیلئے خاکسار نے ازحد کوشش کیساتھ تیار کیا ہے۔ بالوں کو ملائم بناتا ہے۔ اور سفید ہونے سے بچاتا ہے۔ بالوں کے لئے ہر طرح مفید ہے۔ اس کی خوشبو دیرپا ہے قیمت فی شیشی ۸ر ہے۔ اس کے علاوہ روغن آملہ۔ حنا اور رنگترہ عمدہ سے عمدہ تیار ہوتا ہے۔ فی شیشی ۶ر محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ ملنے کا پتہ: شیخ رحمت اللہ دار العلوم قادیان

الخطبہ

ایک سید احمدی بھائی افسر محکمہ ڈاک عمر ۳۲ سال کو عقد ثانی کی ضرورت ہے۔ خواہ بیوہ ہو۔ ان کی موجودہ غیر احمدی بیوی سات سال سے ان کے گھر آباد نہیں۔

خط و کتابت معرفت ع الفضل۔ قادیان

ضرورت ہے ایک احمدی دوست کو

ایک احمدی موٹر میکانک کی۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ درخواستیں بذریعہ ناظر صاحب امور عامہ۔ قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر ممالک کی خبریں

لنڈن ۱۹ مارچ۔ ٹائمز کے نامہ نگار مقیم موصل کا بیان ہے۔ کہ جمعیۃ الاقوام کا وہ وفد جو سرحد ترکی و عراق کے متعلق تحقیقات کر رہا تھا۔ اس نے تحقیقات مکمل کر لی ہے۔ وہ واپس یورپ آ رہا ہے۔ اس کی روداد جمعیۃ الاقوام کی کونسل کے اجلاس منعقدہ جون میں پیش ہوگی ؞

قسطنطنیہ ۱۹ مارچ۔ برطانیہ کے نئے سفیر سر آر ملڈ لنڈسے نے اپنے کاغذات انگورہ میں مصطفےٰ کمال پاشا کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں۔ اور اس نے کہا ہے۔ کہ میں برطانیہ اور ترکی کے درمیان دوستانہ تعلقات کو مضبوط کرنے کی سرگرمی سے کوشش کروں گا۔ اور حکومت برطانیہ کی یہ خواہش ہے۔ کہ جلد اعتماد و مودت کے تعلقات دونوں ممالک کے درمیان پیدا ہو جائیں۔ اور امید ہے۔ کہ صدر ترکی اس مقصد میں اس کی مدد کرے گا۔ اس کا جواب دیتے ہوئے مصطفےٰ کمال پاشا نے مدد کا وعدہ اور یقین دلایا۔ اس کے بعد سفیر مذکور نے ترکی کے وزیر اعظم سے طویل ملاقات کی ؞

لنڈن ۲۰ مارچ۔ گیلی پولی میں اتحادیوں کی قبروں کے متعلق جو وفد مصروف تحقیقات تھا۔ اس نے پانچویں سالانہ روداد شائع کر دی ہے۔ جس میں بیان کیا ہے۔ کہ ۳۰۰۰۰ اتحادی سپاہیوں اور افسروں کی قبریں موجود ہیں۔ گیلی پولی جزیرہ نما کے بلند ترین مقام پر ۱۰۰ فٹ بلند نشان قائم کیا گیا ہے۔ اس پر ان تمام جہازات اور افواج کے نام درج ہونگے۔ جنہوں نے اس مہم میں حصہ لیا تھا۔ جن برطانی۔ آئرش۔ آسٹریلین اور ہندوستانی سپاہیوں کی قبریں معلوم نہیں ہیں۔ لیکن انگریزوں کی مدد کرتے ہوئے مارے گئے ہیں۔ ان کے نام بھی لکھے جائیں گے۔ نہر سویز کے جنوبی دروازے پر ۶۵ فٹ بلند ایک یادگار مینار ہندوستانی افواج کی یاد میں تیار کیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم برلن رقمطراز ہے کہ قوم پرست جماعت نے جنرل فان لوڈنڈارف کو صدارت کے لئے امیدوار نامزد کیا ہے۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ ٹائمز رقمطراز ہے۔ کہ پولینڈ نے جرمنی اور پولینڈ کی حد بندی کے متعلق برلن اور وارسا کے مابین براہ راست گفت و شنید سے انکار کر دیا۔ حکومت پولینڈ نے کہا ہے۔ کہ وہ بالواسطہ یا بلا واسطہ موجودہ حدود میں کوئی تغیر و تبدل کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

لنڈن ۲۰ مارچ۔ لارڈ راولنسن کے بعد جنرل سر ولیم برڈ ووڈ ہندوستانی افواج کے کمانڈر انچیف ہونگے۔ نومبر میں ان کی میعاد تقرر کا آغاز ہوگا۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ دارالامراء میں حکومت ہند کی سول سروس کا مسودہ قانون دوسری مرتبہ پڑھا گیا۔ اس مسودہ کے رو سے حکومت ہند کے قوانین کی ان تجاویز کی ترمیم مطلوب ہے۔ جن میں بعض مشاہرات۔ وظائف۔ اور دیگر اقوام کو مجلس وضع قوانین کے ماتحت کیا گیا ہے۔ لارڈ برکن ہیڈ نے یہ تجویز کی۔ کہ مسودہ قانون دارالامراء اور دارالعوام کی ایک مخلوط مجلس کے سپرد کیا جائے۔ دارالامراء نے لارڈ برکن ہیڈ کی تجویز منظور کر لی ؞

پارلیمنٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ جنگ کی وجہ سے فرانس نے برطانیہ سے جو رقم قرض لی ہے۔ وہ ۹۰۶۷ کروڑ روپے ہے۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ دارالعوام میں مسٹر لینز بری نے اس بات پر زور دیا۔ کہ فوجی مصارف کے متعلق ہندوستانیوں کی شکایات کو مد نظر رکھتے ہوئے فوج میں ہندوستانی عنصر کو ترقی دینی چاہیئے۔ تاکہ مصارف کم ہو جائیں۔ اس کے جواب میں لارڈ ونٹرٹن نے کہا۔ کہ ۱۹۲۵ء اور ۱۹۲۶ء کے لئے تمام فوجی اخراجات کا اندازہ ۵۷ کروڑ روپیہ ہے۔ جو گذشتہ پانچ سال کی نسبت ۳۵ فی صدی کم ہے۔ لیکن ہندوستانی عنصر اس نسبت سے بڑھایا جا سکتا ہے۔ کہ تحفظ اور استحکام پر بُرا اثر نہ پڑے۔

ہندوستان کی خبریں

دہلی ۲۲ مارچ۔ لارڈ لٹن گورنر بنگال ۱۰ اپریل کو دہلی پہنچیں گے۔ اور ہندوستان کے عہدہ وائسرائے کا چارج لارڈ ریڈنگ سے لیں گے۔ دہلی چونکہ پنجاب ہائی کورٹ کے دائرہ اختیار میں ہے۔ اس لئے سر شادی لال چیف جسٹس ہائی کورٹ پنجاب لارڈ لٹن سے وفاداری کا حلف لیں گے ؞

کلکتہ ۲۵ مارچ۔ سید نواب علی چوہدری سی۔ آئی۔ ای اور راجہ منمتا ناتھ رائے چوہدری نے اس بناء پر استعفاء پیش کر دیئے۔ کہ بنگال کی کونسل نے مشاہرات وزراء کو مسترد کر دیا تھا۔ گورنر نے ان کے استعفے منظور کر لئے۔ اور منتقلہ شعبوں کا انتظام قواعد و ضوابط منتقلہ کے ماتحت خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

دہلی ۲۵ مارچ۔ لیجسلیٹو اسمبلی کی سوراجیہ جماعت نے اسمبلی کی صدارت کے لئے مسٹر پٹیل کو نامزد کیا ہے۔ وہ اس عہدہ کو حاصل کرنے کی کوشش کرینگے۔ صدر کا انتخاب شملہ کے اجلاس کے وقت ہوگا ؞

امرت سر ۲۲ مارچ۔ لیجسلیٹو کونسل پنجاب میں سکھ ممبر کی موت کی وجہ سے جو جگہ خالی ہو گئی تھی۔ اس کے لئے سات امیدوار کھڑے ہوئے تھے۔ لیکن گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے سردار ڈھیر اسنگھ کو نامزد کرنے پر باقی چھ آدمیوں نے اپنے نام واپس لے لئے ؞

میانوالی ۲۴ مارچ۔ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب میانوالی تشریف لائے۔ اور آپ نے وکٹوریہ میموریل ہسپتال کی جو عورتوں کے لئے حال ہی میں کھولا گیا ہے۔ رسم افتتاح ادا کی۔ اور بلدیہ شہر۔ ڈسٹرکٹ بورڈ۔ اور کوآپریٹو سوسائٹی نے سپاسنامے پیش کئے۔

سیلون ٹائمز میں ایک سکیم شائع ہوئی ہے۔ جس سے لنکا اور ہندوستان کے درمیان ریلوے آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہو جائے گا ؞

دہلی ۲۴ مارچ۔ لارڈ ریڈنگ اپنے ساتھ کوئی پرائیویٹ سیکرٹری نہیں لے جائیں گے۔ پرائیویٹ سیکرٹری سر جیوفری فے جو آج کل ولایت میں رخصت پر ہیں۔ ولایت میں لارڈ ریڈنگ کو اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ اب مسٹر ہیگ لارڈ لٹن قائم مقام گورنر جنرل کے پرائیویٹ سیکرٹری کا کام سرانجام دینگے

گذشتہ فساد دہلی میں ایک ہندو جو بری طرح سے زخمی ہوا تھا۔ ۲۴ مارچ ۱۹۲۵ء کو ہسپتال میں مر گیا۔

لاہور ۲۱ مارچ۔ آج لارڈ کرزن کی وفات پر اظہار ملال کرنے کے لئے لاہور کے سرکاری دفاتر اور ہائیکورٹ بند رہے۔ سکریٹریٹ۔ ہائی کورٹ اور دیگر سرکاری عمارتوں پر جھنڈے نصب کئے گئے ؞

امرت سر ۲۱ مارچ۔ سینئر سب جج امرت سر نے اس مقدمہ کی سماعت پھر ملتوی کر دیا۔ جو بلدیہ امرت سر نے گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے خلاف گھنٹہ گھر کی ملکیت کے متعلق دائر کیا ہوا ہے۔ مقدمہ کے ملتوی کرنے کی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ انجنیر جس کو عدالت نے کلاک ٹاور کی قیمت کا تخمینہ لگانے کے لئے مقرر کیا ہوا تھا۔ اس روز حاضر نہیں تھا۔ اب مقدمہ کی سماعت ۱۷ اپریل کو ہوگی ؞

دہلی ۲۵ مارچ۔ دوران فساد میں جو پولیس کے پہرے حفظ امن کے لئے لگائے گئے تھے۔ وہ اب اٹھا دیئے گئے ہیں

سیٹھ چھوٹانی کے کارخانے کا چارج لینے کے لئے جو ترکی ہلال احمر کا وفد اوائل مارچ میں ہندوستان پہنچا تھا۔ وہ ۲۵ مارچ کو دہلی آیا جس کا وائسرائے نے بڑے تپاک سے خیر مقدم کیا۔ یہ وفد ہندوستان کی مختلف اسلامی ریاستوں کے نام تعارف کے خطوط لے کر ۲۶ مارچ کو لاہور پہنچا۔ اس میں تین اشخاص شامل ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ اسمٰعیل نسیم پاشا انسپکٹر جنرل انجمن ہلال احمر۔ عصمت بے جنرل سیکرٹری